اہلسنت کے لئے ایک بہترین رسالہ

نام بدلنے کا حکم نہیں

اہلسنت کے مسائل پر موجود سوالات
[illegible]
[illegible]

از قلم

شیخ الحدیث [illegible]
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی

[illegible]

[illegible]
مولانا سید [illegible] قادری

عطاری پبلشرز

[illegible]
UAN: 111-00-00-00 Ph: 021-[illegible] Fax: [illegible]

وجہ تصنیف

فقیر کے کسی وعظ میں حضرت علامہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ نے ایک جملہ یاد رکھ لیا انہیں فقیر کا وہ جملہ پسند آیا تو فقیر کو اس پر کچھ لکھنے کا حکم فرمایا۔ ان کا ارشاد نامہ یہ ہے:۔

۷۸۶

۹۲

﴿ ابوداؤد محمد صادق ﴾

امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان وخطیب مرکزی جامع مسجد زینۃ المساجد گوجرانوالہ

بخدمت فیض مجسم علامہ فیض احمد صاحب اویسی مدظلہٗ

السلام علیکم۔ مزاج بعافیت......

آپ کا مضمون متعلقہ 'نعلین شریف برعرش معلیٰ' نظر سے گزرا' اس سلسلہ میں ایک اور حوالہ پیش خدمت ہے ۔

بہفتم کاخ چوں نعلین سودش   زحل حل یافت ہر مشکل کہ بودش

(کتاب یوسف زلیخا، حضرت جامی علیہ الرحمۃ)

آپ ایک مضمون بیان فرمایا کرتے ہیں کہ

'کام وہی ہے صرف نام بدلا ہے'۔ اور نام بدلنے سے کوئی کام ناجائز قرار نہیں پاتا۔ (اوکما قلت)

مہربانی فرما کر یہ مضمون قلمبند فرما کر ارسال فرمائیں مشکور رہوں گا۔ مختصر و جامع مضمون ہو، طویل ضروری نہیں۔

جوابی لفافہ ارسال ہے۔

منتظر جواب:۔ ابوداؤد محمد صادق

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمدللّٰہ! اہلسنّت کے عقائدو معمولات و مسائل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں سے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنہم کی وِراثت سے تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین اور اولیاء کاملین، صوفیائے کرام اور اسلاف صالحین کو نصیب ہوئے جو تا حال اسی طرح اہلسنّت میں مروج و معمول ہیں۔ صرف اتنا ہوا کہ بعض مسائل و معمولات و عقائد کے نام بدلے ہیں اور اسلامی قاعدہ ہے کہ نام بدلنے سے کام نہیں بگڑتا اس موضوع پر فقیر کی ایک مستقل تصنیف ہے۔ یہاں فقیر چند نمونے عرض کرتا ہے اسی ضمن میں چند مسائل و معمولاتِ اہلسنّت عرض کرے گا تا کہ اہل اسلام یقین کریں کہ ان مسائل و معمولات میں نام بدلے ہیں کام نہیں بگڑا۔

(۱) مدارس

ہمارے دور میں مدارس کے بکثرت نام ہیں لیکن کام وہی ہے جو رسولِ اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں خود رسول اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کام کو سرانجام دیتے تھے صرف فرق یہ ہے کہ آپ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نگاہوں سے پڑھایا اور ہم کتابوں سے پڑھاتے ہیں۔ اس پر غور ہو کہ رسول اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں بیٹھ کر نگاہوں سے پڑھایا اس جگہ کا نام 'صفہ' تھا، جواب بھی موجود ہے۔ مسجد نبوی شریف کے زائرین کو اس کی بار بار زیارت ہوتی ہے۔ زمانۂ سرکارِ مدینہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس کا نام صفہ تھا اب بھی اس کا نام صفہ ہے۔ لیکن ہم نے علم پڑھانے کی جگہوں کا بالا صالۃ درجنوں اور بالواسطہ ہزاروں نام بدل ڈالے ہیں مثلاً مدرسہ، درسگاہ، دارالعلوم وغیرہ وغیرہ پھر ان کیلئے اپنے عرف میں ہزاروں نام بڑھائے مثلاً قادریہ، غوثیہ، چشتیہ، مظہر اسلام، منظر اسلام وغیرہ وغیرہ۔ معلوم ہوا: نام بدلنے سے کام نہیں بگڑتا۔ اور اسے بدعت و ناجائز نہیں کہا جا سکتا۔

(۲) مدرس، معلم، ماسٹر

حضور نبی پاک صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر تعلیم کون دے سکتا ہے۔ آپ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کام سرانجام دیا' وہی آج علماء کرام سرانجام دے رہے ہیں لیکن انہیں مدرس، معلم، استاذ، ماسٹر وغیرہ نام دیا جاتا ہے۔ لیکن حضور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مدرس اور معلم وغیرہ کہنا بے ادبی ہے۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن)

ثابت ہوا کہ مدرس، معلم، استاذ، ماسٹر کا کام تھا لیکن نام نہ تھا۔ بات وہی ہوئی کہ نام بدلنے سے کام نہیں بگڑتا۔

(۳) متعلم، شاگرد، اسٹوڈنٹ

حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جو حضرات اسی غرض علمی سے اقامت پذیر تھے وہ بیک وقت ایک سو بیس اس سے کم و بیش مختلف ممالک و بلاد سے صفہ شریف میں رہتے تھے۔ ان کا نام اصحابِ صفہ تھا (رضی اللہ عنہم) لیکن اب وہ نام نہیں رہا بلکہ بدل کر متعلم، شاگرد، طالب علم، درویش، اسٹوڈنٹ وغیرہ وغیرہ۔ معلوم ہوا: نام بدلنے سے کام نہیں بگڑتا۔

(۴) مولانا، مولوی، علامہ وغیرہ

جو علم اسلامی سے بہرہ ور ہو جائے ہمارے دور میں بلکہ زمانہ دراز سے نامعلوم کب سے اسے مولوی، مولانا، علامہ، شیخ القرآن، شیخ التفسیر، مفتی و دیگر بیشمار القابات دیئے جاتے ہیں۔ یہ ساری باتیں صحابہ کرام علیہم الرضوان میں بطریق اتم پائی جاتی تھیں بلکہ ہزاروں لاکھوں اغواث، اقطاب کے علوم کو ان کے علوم سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ یہ ذرّہ بے مقدار وہ ابحار بے کنار، لیکن کسی حدیث شریف میں ناظرین نے سنا ہوگا نہ کہیں پڑھا ہوگا کہ کہا گیا ہو: مولوی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا، مولانا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، علامہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، شیخ التفسیر علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وغیرہ وغیرہ۔ معلوم ہوا کہ کام وہی تھا جو آج ہم کرتے ہیں لیکن یہ نام نہ تھے اس سے یقین کرلیں نام بدلنے سے کام نہیں بگڑتا۔

(۵) حافظ، قاری

یقین مانئے کہ خلفاء راشدین کے علاوہ بیشمار صحابہ کرام علیہم الرضوان قرآن کے حافظ اور بہترین قاری (مجوّد) تھے بلکہ میں عرض کردوں کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا کوئی حافظ پیدا ہوا نہ ہوگا کہ آپ سواری پر سوار ہوتے ہی قرآن کی تلاوت شروع فرماتے تو دوسرے رکاب تک تیس پارے ختم کر ڈالتے۔ (شواہد النبوۃ)

(۶) ایمان مجمل (۷) ایمان مفصل (۸) شش کلمے

(۱) کلمۂ طیب (۲) کلمۂ شہادت (۳) کلمۂ تمجید (۴) کلمۂ توحید (۵) کلمۂ استغفار (۶) کلمۂ ردِّ کفر۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مقدس اور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں یہ جملہ اُمور تھے لیکن نام نہ تھا نام بدلنے سے کام نہیں بگڑا۔

اس موضوع کو پھیلاؤں تو سینکڑوں مثالیں سامنے آجائیں مثلاً صرف، نحو، اصول تفسیر، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ اور ان کی مجلہ اصطلاحات زمانۂ اقدس میں موجود تھیں لیکن نام نہیں تھے، کام ضرور تھے پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ نام بدلنے سے کام نہیں بگڑتا۔

(۹) تصوف و صوفی

یہ اصطلاح صوفیہ کرام، اولیاءِ عظام میں مروج ہے اور جو کچھ یہ ہیں اس سے بڑھ کر کروڑوں درجہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ بالخصوص اصحابِ صفہ رضی اللہ عنہم تو تھے ہی صوفی لیکن کسی حدیث و کتب تاریخ میں یہ الفاظ ان کیلئے نہ ملیں گے۔

ثابت ہوا کہ نام کے بدلنے سے کام نہیں بگڑتا۔ اور نہ ہی اسے بدعت کے ڈونگرے برسا کر ٹھکرایا جا سکتا ہے۔

(۱۰) معمولاتِ و مسائلِ اہلسنّت

☆ میلاد شریف

حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خود اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معمولات میں سے تھا۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ کا بیان اور اس موقعہ کے معجزات نظماً نثراً محافل و مجالس میں بیان ہوتے تھے۔ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر شعراء صحابہ کرام سے اپنے کمالات و معجزات سنتے اور اسی غرض پر حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے منبر بھی بچھا دیتے تھے بسا اوقات شعراء کو نعت پڑھنے پر انعام سے بھی نوازتے نہ صرف ظاہری زندگی مبارک میں بلکہ بعد وصال بھی تا حال بعض خوش بختوں کو انعامات نصیب ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ 'نعت خوانی پر انعام نبوی' اور رسالہ 'میلاد شریف کی شرعی حیثیت' کا مطالعہ کیجئے۔ اس کے باوجود اس کا نام میلاد نہ تھا۔ یہ اصطلاح بعد کو مشہور ہوئی۔

صحاح ستہ کی معتبر کتاب ترمذی شریف میں اس کا ایک مستقل باب ہے۔ (میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

☆ عرس اولیاء کرام

یہ بھی خود حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل تھا اور آپ کے بعد خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا معمول تھا۔ جیسا کہ ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاتی قبور الشہداء علی رأس کل حول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے سرے پر شہداء کی قبور پر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ و کذلک الخلفاء الاربعہ۔ علی رأس کل حول ہمارے موقف کی تائید ہے کہ سال کے سرے سے صاحبِ وصال کا یوم وصال مراد ہے کیونکہ اس وقت معروف سن ہجری موجود نہ تھا۔ تو لامحالہ علی رأس کل حول سے یوم وصال ہی مراد ہو سکتا ہے اور اہلسنّت کا عمل بھی یہی ہے کہ اولیاء اللہ کے مزارات پر آگے پیچھے آتے جاتے رہتے ہیں لیکن خصوصیت سے ان کے وصال کے دن حاضر ہوتے ہیں قرآن خوانی کرتے ہیں، خیرات وصدقات کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس سے ثابت ہوا کہ اعراس اولیاء میں بھی نام بدلا ہے کام وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کرتے۔

عرس کی وجہ تسمیہ

عرس بمعنی شادی، خوشی اسی سے عروس، دولہا، دلہن، مشتق ہے اور یہ حدیث کے ایک جملہ نَمْ کَنَوْمَةِ الْعَرُوس سے ماخوذ ہے۔ یعنی یہ دن صاحبِ وصال کا خوشی کا دن ہے کہ منکر نکیر کے سوالات کے صحیح جوابات دینے پر انہیں کہا گیا، اب تا قیامت دُلہن کی طرح آرام فرماتے رہیئے۔ دوسرا اسے آج کے دن حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر میں زیارت نصیب ہوئی۔ تیسرا مالکِ حقیقی عزّ وجل کا وصال نصیب ہوا وغیرہ وغیرہ۔ ان مجموعہ نعمتوں پر صاحب وصال کی خوشی کی وجہ سے اس یوم وصال کا نام عرس پڑ گیا۔ تفصیل وتحقیق فقیر کے رسالہ 'عرس کیا ہے؟' میں پڑھیے۔

☆ جلوس بارہ ربیع الاوّل

حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ یعنی آپ کے عالم دنیا میں ظہور فرمانے کی خوشی سے اہلسنّت مجموعی طور پر مل کر فرحت و مسرت کا اظہار کرتے ہیں' اس کا نام رکھ دیا 'جلوس' اور یہ نام نہ صرف ہم نے اپنایا ہے بلکہ مخالفین بھی اپنے مطالبات منوانے یا کسی اور غرض سے کئی کئی جلوس نکالتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انہیں اس جلوس پر بے عزت کراتا ہے۔ پولیس کے ڈنڈے و دیگر مذلات سوا۔ اور اس جلوس کی وجہ سے اہلسنّت پر پھول برسائے جاتے، شیرینی بانٹی جاتی ہے، میٹھے دودھ اور پانی کی سبیلوں سے ان کی تواضع ہوتی ہے۔

جلوس برائے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ویسے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باہر سے مدینہ پاک میں ہر واپسی پر اہل مدینہ خوشی میں جلوس جیسا مظاہرہ کرتے اگر ان تمام کو جمع کیا جائے تو ضخیم دفتر تیار ہو جائے فقیر چند نمونوں پر اکتفا کرتا ہے۔

(۱) مکہ معظمہ سے ہجرت پر قباء شریف میں پہلی بار تشریف آوری پر اہل قباء کا استقبال جلوس ہی تو تھا۔ مدارج النبوۃ شریف میں ہے کہ جب سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور اسکے قرب و نواح میں پہنچے تو بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے قبیلہ کے ستر لوگوں کے ساتھ کفار قریش کی اس منادی پر کہ جو کوئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گرفتار کر کے لائے گا اسے انعام میں سو اُونٹ دیئے جائینگے۔ اس طمع میں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گرفتاری کی غرض سے نکلے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو کون ہے اور تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا میرا نام بریدہ ہے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بطریق تفاول کہ آپ کی عادتِ کریمہ تھی کہ الفاظ کے مادہ اشتقاق سے فال لیتے تھے، بریدہ کا مادہ اشتقاق برودۃ ہے اور سلامتی و سکون اور جمعیت پر مبنی ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا قد برد امرنا و صلح یعنی ہمارا کام خوش و خنک ہے اور اس کے آخر صلح و خیر ہے پھر فرمایا کون سے قبیلہ سے ہو؟ اس نے کہا قبیلہ بنی اسلم سے۔ فرمایا سلمنا خیر و سلامتی ہے۔ فرمایا بنی اسلم کی کونسی شاخ سے ہو؟ اس نے کہا بنی سہم سے۔ فرمایا اَصَبْتَ سھمک تو نے اپنا حصہ پالیا یعنی تو نے اسلام سے اپنا نصیب و حصہ پالیا۔ اس کے بعد بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ کون ہیں؟ فرمایا میں **محمد بن عبداللہ، اللہ کا رسول ہوں**۔ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم گرامی سنتے ہی اسلام لے آئے اور کہنے لگے اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد عبدہ و رسولہ اور جو جماعت ان کے ساتھ تھی وہ سب مشرف بہ اسلام ہوگئی۔ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت آپ کے ساتھ ایک جھنڈا ہونا چاہئے۔ اس کے بعد بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے سر سے عمامہ اُتارا اور نیزے سے باندھ دیا اور سرورِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے آگے چلنے لگے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس سعادت مند کے گھر کو شرفِ نزول سے مشرف فرمائیں گے۔ مطلب یہ تھا کہ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے بندے کے گھر کو منزل بنائیں تو میری کتنی بڑی سعادت ہوگی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری اونٹنی مامور ہے جہاں وہ بیٹھ جائے گی وہ منزل ہوگی۔ دیکھو کہاں جاتی ہے۔

بعض اصحاب کامل نصاب بغرض تجارت بلاد شام گئے ہوئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ پہنچنے پر وہ یہیں اُتر پڑے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے سفید جوڑے نذر ہدیہ کئے۔

(۲) جب حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علاقہ قباء سے مدینہ پاک کے شہر کی طرف روانہ ہوئے تو آپ کیلئے زبردست جلوس نکالا گیا۔

مدینہ منورہ میں رونق افروزی کا منظر

جب انصار محبت شعار نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہجرت کی خبر سنی تو روزانہ مدینہ منورہ کی چوٹیوں پر آتے اور آفتاب جمال باکمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع کے منتظر رہتے۔ جب سورج گرم ہو جاتا اور دھوپ سخت ہو جاتی تو گھروں کو لوٹ جاتے تھے۔ اچانک ایک یہودی کی جو مقام مقررہ پر کھڑا تھا اس جماعت مبارکہ کے کوکبۂ قدم پر نظر پڑی اس نے جان لیا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں تو قبیلہ انصار کو جو کہ اس کے قریب ہی تھے آواز دی کہ یہ آرہے ہیں تمہارے مقصد و مقصود۔ تمام مسلمان اپنے اپنے ہتھیاروں سے لیس ہوکر سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استقبالِ اجلال کیلئے نکل پڑے اور انہوں نے 'بالائے حرہ' ملاقات کی۔ مرحبا اھلاً وسھلاً کہتے ہوئے مبارک بادی و خوشی و مسرت کا اظہار کرنے لگے۔ اُن کا ہر جوان بچہ، عورت و مرد اور چھوٹا بڑا کہنے لگا: جاء رسول اللّٰہ و جاء نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول تشریف لے آئے اور اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قدوم میمنت لزوم فرمایا۔ اور اپنی عادت کے مطابق خوشی و مسرت میں اُچھلنے کودنے لگے۔

بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنو نجار کی لڑکیاں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خوشی و شادمانی میں دَف بجاتی اور گاتی ہوئی نکل آئیں ۔

نحن جوار من بنی النجار — یا حبذا محمدا من جار

قبیلہ بنو نجار کو ایک جانب سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قریبی نسبت بھی تھی (یعنی سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی قبیلہ کی دختر تھیں) اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبائل انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کیا تم مجھے پسند کرتے ہو؟ سب نے بیک زبان کہا یقیناً یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی تم سے محبت رکھتا ہوں۔ قبائل انصار کی پردہ نشین عورتیں اپنے اپنے گھروں کی چھتوں، دروازوں اور گلیوں میں کھڑے ہوکر یہ تہنیت گانے لگیں ۔

طلع البدر علینا — من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا — ما دعا اللّٰہ داع

بعض رواتیوں میں اتنا زیادہ آتا ہے ۔

ایھا المبعوث فینا — بالامر المطاع

سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں اس زمانے میں آٹھ یا نو سال کا تھا، آپ کی آمد سے دَر و دِیوار ایسے منور و روشن ہوگئے جس طرح آفتاب طلوع کرتا ہے۔ اسطرح جس دن اس آفتاب نبوت نے اس جہان سے روپوشی اختیار کی سب جگہ تیرہ و تاریک ہوگئی تھی۔ بعینہٖ اسی طرح جیسے سورج غروب ہو جاتا ہے۔

☆ تبرکات

اہلسنّت میں تبرکات کو بہت بڑی اہمیت دی جاتی ہے لیکن مخالفین اسے بھی شرک و بدعت کے کھاتے میں ڈالتے ہیں۔ حالانکہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے محبوب ترین معمولات میں سے ہے۔ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے بڑی اہمیت بخشی۔ صرف چند نمونے حاضر ہیں۔

مزید تفصیل کیلئے فقیر کے رسائل 'تبرکات میں شفاء' تبرکات موئے مبارک' احسن البرکات فی برکات التبرکات' کا مطالعہ کیجئے۔

(۱) حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند بال مبارک تھے۔ آپ اس ٹوپی کو پہن کر جس لڑائی میں بھی شریک ہوئے اس میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ (شفاء شریف، جلد اوّل صفحہ ۲۱۸)

(۲) حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی پر اس قدر بال دراز لٹکتے تھے کہ جب وہ بیٹھتے تھے اور بالوں کو چھوڑ دیتے تھے تو وہ زمین تک پہنچ جاتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے بالوں کو اتنا دراز کیوں کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستِ مبارک ان بالوں کو لگا تھا' اس لئے میں نے تبرکاً ان بالوں کو باقی رکھا ہوا ہے۔

سمجھنے کیلئے یہ دو احادیث کافی ہیں۔

☆ گیارھویں شریف

یہ بھی نام بدلا ہے دراصل یہ ایصال ثواب ہی ہے جو قرآن و احادیث میں صراحۃً ثابت ہے۔ اس موضوع پر علماء کرام کی متعدد تصانیف ہیں اس میں کسی اہل مذہب کو اختلاف نہیں۔ چونکہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت کے اولیاء کرام کے سرتاج حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ایصال ثواب کو ان کی کسی نسبت سے گیارھویں کے نام سے منسوب کی گئی ہے۔ اسی لئے یہ نام بدلا ہے اور نام بدلنے سے کام نہیں بگڑتا۔ اس طرح کے اکثر مسائل و معمولات کا حال ہے، طوالت سے بچ کر ان چند مسائل پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم و صلی اللّٰہ تعالیٰ وسلم

علیٰ حبیبہ الکریم الامین وعلیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

فقط والسلام

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ

بروز سوموار قبل صلوٰۃ العصر

نوٹ...... حضرت علامہ الحاج ابوداؤد مولانا محمد صادق صاحب مدظلہ نے اس مضمون کو ماہنامہ رضائے مصطفٰی گوجرانوالہ میں دوقسطوں میں شائع فرمایا' اس کا عنوان ہے:۔

﴿ نام بدلے کام نہ بگڑے مگر نادان نہ سمجھے ﴾

﴿ ازافادات: فیض مجسم علامہ فیض احمد اویسی مدظلہ العالی ﴾

یہ رسالہ دیوبندی وہابیوں کے اس دھوکہ کے ازالہ کیلئے ہے کہ اہلسنّت کے معمولات مثلاً میلاد شریف، اعراس، گیارہویں شریف وغیرہ ناجائز ہیں۔ فقیر نے ثابت کیا ہے کہ اہلسنّت کے مسائل ومعمولات خیرالقرون میں تھے لیکن نام نہیں تھے نام بعد کو مقرر ہوئے اور یہی اسلام کے اکثر مسائل کا حال ہے۔ بعض ایسے مسائل بھی ہیں جو خیرالقرون میں تھے ان کا طریقہ اور تھا بعد کو تا حال اس کے طریقے بدلے ہیں۔ فقیر کا اس موضوع پر دوسرا رسالہ ہے بنام: **طریقہ بدلنے سے شریعت نہیں بدلتی۔**

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ

بروز سوموار قبل صلوٰۃ العصر